تعلیم میں محدود بصیرت

تعلیم محض معلومات کی منتقلی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک انسان کو ڈھالنے کا عمل ہے۔ جب سیکھنے کا عمل صرف امتحانات کے تابع ہو جائے تو کچھ بہت ہی بنیادی اور ضروری عنصر کھو جاتا ہے۔ حقیقی نشوونما وہیں ہوتی ہے جہاں بھروسہ، احترام اور تعلق موجود ہو۔ انسانی رشتے کوئی خلل یا رکاوٹ نہیں ہیں، بلکہ یہ با معنی اور بامقصد سیکھنے کی اصل بنیاد ہیں۔ اگر ہم دیرپا اثرات چاہتے ہیں تو ہمیں نصاب سے آگے بڑھ کر پڑھانا ہوگا اور محض نتائج کے بجائے انسان پر توجہ دینی ہوگی۔

انہوں نے کہا، "ہمارے نظامِ تعلیم کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اساتذہ تصورات (concepts) کی وضاحت کرنا نہیں جانتے۔" مجھے لگا کہ شاید وہی روایتی شکایات سننے کو ملیں گی— مثلاً فرسودہ نصاب، وسائل کی کمی یا کم تنخواہیں۔ لیکن ان کی گفتگو کا رخ کچھ اور ہی تھا۔

انہوں نے کہا، "اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہماری پوری توجہ سکڑ کر رہ گئی ہے۔" انہوں نے وضاحت کی کہ آج کے بیشتر سکولوں میں استاد کی اولین ترجیح ان کے سامنے بیٹھا وہ بچہ نہیں ہے جو ایک نشو نما پاتی ہوئی شخصیت ہے، بلکہ ان کی فکر صرف کورس مکمل کرنے، امتحانات کی تیاری کروانے اور وقت پر نصاب ختم کرنے تک محدود ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "اگر آپ غور سے سنیں تو ہر بات کا محور ایک ہی سوال ہوتا ہے: کیا یہ امتحان میں آئے گا؟"

اور یوں، آہستہ آہستہ اور غیر محسوس طریقے سے، کچھ نہایت ضروری عنصر غائب ہو جاتا ہے۔ وہ آگے کی طرف جھکے اور بولے، "اگر آپ کسی بچے کی زندگی سے دیرپا نتائج چاہتے ہیں، تو آپ کو انسانی رشتوں میں سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔"

یہ جملہ توقع سے زیادہ گہرا اثر چھوڑ گیا۔

ہم نتائج یعنی گریڈز، کیریئر اور مقابلے بازی کے بارے میں تو لامتناہی گفتگو کرتے ہیں، لیکن باہمی تعلق (connection) پر بات بہت کم ہوتی ہے۔ اس پر کہ کیا بچہ خود کو اہم محسوس کر رہا ہے؟ کیا وہ خود کو محفوظ سمجھتا

ہے؟ کیا اسے سمجھا جا رہا ہے؟ کیا اس کا احترام ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا، "تعلیم، انسانی تعلق کے بغیر اپنا اثر نہیں دکھا پاتی۔"

انہوں نے ایک سادہ سا موازنہ پیش کیا: ہم بچوں کو ریاضی، سائنس اور زبان سیکھنے کے لیے خوشی خوشی اسکول بھیجتے ہیں۔ لیکن ہم ارادی طور پر ان کے لیے ایسی جگہیں تخلیق نہیں کرتے جہاں وہ بھروسہ کرنا، مکالمہ کرنا، جذباتی تحفظ یا اخلاقی جرات سیکھ سکیں۔ انہوں نے کہا، "ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ یہ چیزیں خود بخود ہو جائیں گی۔" مگر ایسا نہیں ہوتا۔

میں نے اپنے دورِ طالب علمی کے بارے میں سوچا۔ مجھے آج بھی جو اساتذہ محبت سے یاد ہیں، یہ وہ نہیں تھے جنہوں نے نصاب مثالی طور پر مکمل کروایا تھا۔ یہ وہ تھے جنہوں نے یہ بھانپ لیا تھا کہ کب کوئی چیز پریشان کر رہی ہے، جنہوں نے بات سنی، اور جنہوں نے کلاس روم میں انسانیت کا احساس برقرار رکھا۔

انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا، "کورس ختم کرنے والے استاد کو کوئی یاد نہیں رکھتا۔ لوگ اسے یاد رکھتے ہیں جس نے ان کی شخصیت کو مکمل کیا۔ جس نے انہیں پروان چڑھنے میں مدد دی۔"

انہوں نے ایک مقبول حل کو چیلنج کیا۔ انہوں نے کہا، "لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اساتذہ کی بہتر تربیت (training) کی ضرورت ہے۔ میں اس سے متفق نہیں ہوں۔"

وہ اساتذہ کی اہمیت سے انکار نہیں کر رہے تھے، بلکہ ایک بڑے مسئلے کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا، "استاد ایک نظام کے اندر جکڑا ہوا ہے۔ آپ ڈھانچے کو نظر انداز کر کے صرف علامات کا علاج نہیں کر سکتے۔" اگر ادارہ کامیابی کا معیار صرف نتائج اور رینکنگ کو قرار دے گا، تو اساتذہ فطری طور پر اسی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس لیے نہیں کہ انہیں پرواہ نہیں ہے، بلکہ اس لیے کہ نظام صرف تابعداری کو پہچانتا اور نوازتا ہے، تعلق کو نہیں۔ انہوں نے کہا، "اصل تربیت کی ضرورت تو پورے تعلیمی ادارے کو ہے۔ اس کی ترجیحات، اس کی ترغیبات اور کامیابی کے بارے میں اس کے نظریے کو۔"

انہوں نے ایک مختصر مگر سبق آموز کہانی سنائی: ایک بار ایک استاد نے سبق مکمل کرنے کے بجائے دس منٹ ایک پریشان حال طالب علم کو سنبھالنے میں گزار دیے۔ بعد میں انہیں "تدریسی وقت ضائع کرنے" پر سرزنش کی گئی۔

انہوں نے پوچھا، "یہ کیا پیغام دیتا ہے؟" یہی کہ انسانی تعلق ایک رکاوٹ ہے۔ یہ کہ جذباتی اصلاح وقت کا ضیاع ہے۔ یہ کہ انسان عمل کی رفتار سست کر دیتے ہیں۔ "اور پھر،" انہوں نے کہا، "ہم حیران ہوتے ہیں کہ بچے پڑھائی سے کیوں کتراتے ہیں۔" وہ رکے، اور پھر ایک ایسی بات کہی جو بالکل واضح تھی مگر شاذ و نادر ہی تسلیم کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا، "تعلیم ایک دیرپا سرمایہ کاری ہے، لیکن ہم اسے ہمیشہ قلیل مدتی سوچ سے پرکھتے رہے ہیں۔"

آپ بچے کے ذہن میں معلومات تو زبردستی ٹھونس سکتے ہیں، لیکن معنی (meaning) نہیں۔ معنی وہیں جنم لیتے ہیں جہاں بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب ادارے انسانی تعلق کو نظر انداز کرتے ہیں، تو آخر میں انہیں ایسے تکنیکی طور پر تربیت یافتہ طلبہ ملتے ہیں جو جذباتی طور پر ناپختہ ہوتے ہیں۔ وہ کاغذ پر مسائل حل کرنا جانتے ہیں، لیکن ناکامی کا سامنا کرنا نہیں جانتے۔ وہ امتحان پاس کرنا جانتے ہیں، لیکن تنازعات، مایوسی یا اخلاقی دباؤ سے نمٹنا نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا، "اور پھر معاشرے کو اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔"

جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ اس معاملے کو محض جذباتی رنگ دینے سے ان کا انکار تھا۔

انہوں نے کہا، "یہ صرف نرم دلی کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ دانشمندی کی بات ہے۔" انسانی تعلق تعلیم کا متبادل نہیں ہے، بلکہ یہ وہ بنیادی ڈھانچہ (Infrastructure) ہے جو سیکھنے کے عمل کو پائیدار بناتا ہے۔ وہ بچہ جو استاد پر بھروسہ کرتا ہے، سوال پوچھے گا۔ وہ بچہ جو خود کو کلاس میں محفوظ سمجھتا ہے، اپنی الجھن کا اعتراف کرے گا۔ وہ بچہ جو خود کو لائق احترام سمجھتا ہے، ذمہ داری قبول کرے گا۔ اس کے بغیر، تعلیم مشینی اور کمزور ہو جاتی ہے۔

انہوں نے ایک ایسی بات پر گفتگو ختم کی جس نے پورے منظر نامے کو بدل دیا: "اگر ہم دیرپا نتائج چاہتے ہیں، تو ہمیں بچوں کو ایک وقتی منصوبہ (short-term project) سمجھنا چھوڑنا ہوگا۔ گریڈز کی میعاد ختم ہو جاتی ہے۔

اسناد پرانی ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایک بچہ جس طرح رشتوں کو نبھانا سیکھتا ہے—چاہے وہ اربابِ اختیار کے ساتھ ہوں، علم کے ساتھ ہوں یا اپنی ذات کے ساتھ—وہ زندگی بھر ساتھ رہتا ہے۔"

جب تک ہمارے تعلیمی اداروں کو اس کی اہمیت تسلیم کرنے کی تربیت نہیں دی جائے گی، نصاب کی تکمیل کی کوئی بھی مقدار اس چیز کا ازالہ نہیں کر سکے گی جو اس عمل کے دوران خاموشی سے کہیں کھو جاتی ہے۔